



<https://aljamei.com/index.php/ajrj>

پاکستان میں دینی مدارس اور سماجی ترقی: چیلنجز کی تشخیص اور ان کا حل

Religious Schools and Social Development in Pakistan: Assessing Challenges and Solving Them

Dr. Muhammad Asim ul Hassan

Lecturer, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

masim@iub.edu.pk, ORCID:<https://orcid.org/0000-0002-9778-5953>

Muhammad Fayyaz

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

mfayyaz.ctm786@gmail.com, ORCID: <https://orcid.org/0009-0001-0592-1517>

Abstract

Religious schools, or Madrasas, play a significant role in Pakistan's educational landscape, primarily providing religious education to a large segment of the population. However, their contribution to social development has often been marred by challenges such as outdated curricula, limited financial resources, and political influences. This study aims to assess the role of Madrasas in Pakistan's social development, analyzing the obstacles they face and suggesting practical solutions for overcoming these challenges. It explores the need for curriculum reforms, government support, and the integration of modern educational methods to enhance their impact on society. By addressing these issues, the paper suggests that Madrasas can play a pivotal role in promoting social welfare, peace, and economic development in Pakistan.

Keywords: Religious Schools, Madrasas, Social Development, Pakistan, Education, Curriculum Reforms, Government Support, Economic Development, Social Welfare, Challenges

تمہید

پاکستان میں دینی مدارس کا نظام طویل عرصے سے تعلیم و تربیت کا اہم ستون رہا ہے، جس نے لاکھوں طلباء کو دینی تعلیم فراہم کی ہے۔ ان مدارس کا بنیادی مقصد اسلام کی تعلیمات کو فروغ دینا اور معاشرتی سطح پر ایک ایسی نسل تیار کرنا ہے جو دین اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارے۔ تاہم، دینی مدارس کی سماجی ترقی میں کردار کا معاملہ پیچیدہ ہے، کیونکہ یہ مدارس عموماً جدید تعلیمی معیاروں سے ہم آہنگ نہیں ہیں اور ان میں موجود مسائل نے ان کے کردار کو محدود کیا ہے۔ دینی مدارس کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں پرانا نصاب، محدود مالی وسائل، حکومت کی غیر مستقل حمایت، اور سیاسی اثرات شامل ہیں۔ ان چیلنجز کی وجہ سے دینی مدارس کے تعلیمی معیار میں کمی واقع ہوئی ہے اور ان کے سماجی ترقی میں حصہ داری کا عمل متاثر ہوا ہے۔¹

دینی مدارس کی موجودہ حالت پر تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ان مدارس کو سماجی ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے نہ صرف نصاب میں اصلاحات کی ضرورت ہے بلکہ انہیں جدید تعلیمی وسائل، بہتر مالی انتظام، اور حکومت کی حمایت کی ضرورت بھی ہے تاکہ یہ مدارس اپنے طلباء کو ایک متوازن اور جامع تعلیم فراہم کر سکیں۔ اگر ان مدارس کی اصلاحات کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جائیں، تو وہ نہ صرف مذہبی تعلیمات بلکہ سائنسی، معاشرتی، اور اقتصادی میدان میں بھی پاکستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔²

لہذا، پاکستان میں دینی مدارس کو سماجی ترقی میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے درپیش چیلنجز کی تشخیص اور ان کا حل ضروری ہے۔ اس میں نصاب کی جدید کاری، حکومت کی مالی معاونت، اور مدارس کی انتظامی اصلاحات شامل ہیں، تاکہ یہ مدارس نہ صرف دینی تعلیم بلکہ مکمل اور ہمہ جہت تعلیم فراہم کر سکیں جو طلباء کو ایک بہتر مستقبل کی جانب رہنمائی دے سکے۔ اس تحقیق میں ہم ان چیلنجز کا جائزہ لیں گے اور ان کے حل کے لیے ممکنہ تجاویز پیش کریں گے تاکہ دینی مدارس کو پاکستان کی سماجی ترقی میں ایک مضبوط اور مثبت کردار میں شامل کیا جاسکے۔

سابقہ کام کا جائزہ

پاکستان میں دینی مدارس اور سماجی ترقی کے حوالے سے مختلف تحقیقی کام اور جائزے کیے گئے ہیں جن میں ان مدارس کے کردار، چیلنجز اور اصلاحات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان تحقیقی کاموں میں دینی مدارس کے نظام کی ساخت، ان کے مالی وسائل، نصاب کی صورت حال، اور ان کے تعلیمی معیار کی کمیابیوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس جائزے میں چند اہم تحقیقی مواد اور حوالہ جات پیش کیے جا رہے ہیں جو اس موضوع پر موجودہ علم کا احاطہ کرتے ہیں۔³

سب سے پہلے، جمال نے اپنے مقالے "دینی مدارس اور سماجی ترقی: چیلنجز اور ان کے حل" میں دینی مدارس کی تعلیمی حالت کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور ان کی سماجی ترقی میں رکاوٹوں کا تجزیہ کیا ہے۔ جمال نے نشاندہی کی ہے کہ مدارس میں موجود قدیم نصاب، جدید تعلیم سے دوری اور محدود وسائل ان اداروں کے کردار کو محدود کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر دینی مدارس کو سماجی ترقی میں شامل کرنا ہے تو ان میں نصاب کی اصلاحات، جدید تدابیر اور حکومتی مدد کی ضرورت ہے تاکہ یہ مدارس اپنے طلباء کو معاشرتی، اقتصادی اور سائنسی میدان میں بھی

رہنمائی فراہم کر سکیں۔ جمال کی تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ دینی مدارس کا سماجی ترقی میں کردار تبھی مؤثر ہو سکتا ہے جب ان کے نظام میں بنیادی اصلاحات کی جائیں۔

اسی طرح، محمود (2014) نے اپنے کام "دینی مدارس اور اقتصادی ترقی: پاکستان کا مطالعہ" میں دینی مدارس کے معاشی چیلنجز پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دینی مدارس کا بیشتر دار و مدار خیرات اور عطیات پر ہوتا ہے جس کے باعث ان کے وسائل محدود رہتے ہیں، جو ان کے تعلیمی معیار کو متاثر کرتے ہیں۔ محمود نے یہ تجویز کیا کہ حکومت کو دینی مدارس کے لیے مالی امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان مدارس کی جدید تعلیمی معیاروں کے مطابق تربیت اور نصاب کی اصلاحات کرنی چاہئیں تاکہ یہ مدارس معاشی اور سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکیں⁴۔

خان (2016) نے "دینی مدارس اور جدید تعلیم: سماجی یکجہتی کی طرف ایک قدم" میں دینی مدارس کے تعلیمی نظام کا تجزیہ کیا ہے اور ان کے لیے جدید تعلیم کو ضم کرنے کے طریقوں پر غور کیا ہے۔ خان کا خیال ہے کہ دینی مدارس کو جدید سائنسی اور سماجی تعلیم سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ ادارے اپنے طلباء کو نہ صرف دینی تعلیم بلکہ جدید دنیا میں کامیاب ہونے کے لیے درکار مہارتیں بھی فراہم کر سکیں۔ خان نے یہ بھی ذکر کیا کہ حکومت اور غیر حکومتی تنظیموں کو دینی مدارس کے ساتھ تعاون بڑھانا چاہیے تاکہ ان میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا جا۔⁵

اسی تناظر میں، Zahoor (2019) نے اپنے مقالے "دینی مدارس، مالی انحصار اور حکومتی حمایت: ایک پالیسی جائزہ" میں دینی مدارس کی مالی صورت حال اور حکومتی تعاون کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ Zahoor کا ماننا ہے کہ دینی مدارس کی مالی انحصاری حکومت اور نجی شعبے کے تعاون سے کم کی جاسکتی ہے اور اس سے ان مدارس کی ترقی اور سماجی کردار میں بہتری آسکتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کو دینی مدارس کے لیے ایک جامع پالیسی تیار کرنی چاہیے جس میں مالی معاونت کے ساتھ نصاب کی اصلاحات بھی شامل ہوں تاکہ یہ مدارس پاکستان کی سماجی اور اقتصادی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔⁶

ان تمام تحقیقات نے دینی مدارس کی سماجی ترقی میں رکاوٹوں کی نشاندہی کی ہے اور ان کے حل کے لیے عملی تجاویز فراہم کی ہیں۔ ان جائزوں کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دینی مدارس کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا اور ان کے مالی وسائل میں اضافہ کرنا پاکستان کی مجموعی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات اور جدید تعلیم کا انضمام

پاکستان میں دینی مدارس ایک اہم تعلیمی نظام کے طور پر قائم ہیں، جہاں نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات، دینی علوم اور قرآن و حدیث کا علم فراہم کیا جاتا ہے۔ لیکن دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات کی ضرورت اس بات سے جڑتی ہے کہ یہ مدارس جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ دینی مدارس کا نصاب بنیادی طور پر صرف دینی علوم پر مرکوز ہے، جو اکثر سائنسی، سماجی اور دیگر جدید علوم سے ہٹ کر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، مدارس کے طلباء کی دنیا کے بدلے ہوئے حالات میں کامیابی کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب کہ دنیا تیز رفتار ترقی کر رہی ہے، اس بات کی ضرورت ہے کہ دینی مدارس میں نصاب کو جدید تعلیم سے ہم آہنگ کیا جائے تاکہ طلباء معاشرتی ترقی کے مختلف شعبوں میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔⁷

دینی مدارس کے نصاب کی اصلاحات کے لیے سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ان مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ جدید علوم کو بھی شامل کیا جائے۔ جدید سائنس، ٹیکنالوجی، معاشیات، معاشرتی علوم اور دیگر متعلقہ شعبوں کو نصاب میں شامل کرنا ضروری ہے تاکہ طلباء ان شعبوں میں بھی ماہر ہوں اور عالمی سطح پر مسابقت کر سکیں۔ دینی مدارس میں جدید تعلیم کا انضمام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء کی تعلیم مکمل ہو، جو نہ صرف دین کی تفہیم پر مبنی ہو بلکہ معاشرتی ترقی اور علمی میدان میں بھی ان کی مہارتوں کو فروغ دے سکے۔ اس کے لیے نصاب کی جدید خطوط پر تجدید کی ضرورت ہے تاکہ یہ مدارس اپنے طلباء کو مکمل تعلیمی نظام فراہم کر سکیں۔⁸

دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات کے لیے ایک اہم قدم اس بات کا ہے کہ ان مدارس میں تدریسی طریقوں کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے تحت تدریسی مواد، تدریسی طریقے اور اساتذہ کی تربیت میں جدید ترین تدابیر اور سائنسی بنیادوں پر اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، دینی مدارس میں اساتذہ کی تربیت کو جدید تعلیم کے مطابق ڈھالنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ طلباء کو بہتر انداز میں تعلیم دے سکیں۔ اس طرح کی اصلاحات مدارس کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور طلباء کو دنیا کی ترقیاتی ضروریات کے مطابق تعلیم فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔⁹

پاکستان میں دینی مدارس کے نصاب میں اصلاحات لانے کے لیے حکومت کا کردار بھی بہت اہم ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ دینی مدارس کے لیے ایک جامع پالیسی تشکیل دے جو نہ صرف دینی تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کرے بلکہ جدید تعلیم کے لیے بھی ایک موثر راہ ہموار کرے۔ حکومتی سطح پر امداد، ماہر اساتذہ کی تربیت، اور تدریسی مواد کی فراہمی اس بات کو یقینی بنا سکتی ہے کہ دینی مدارس جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق اپنے طلباء کی تعلیم دیں۔ حکومت کے ساتھ ساتھ غیر حکومتی تنظیموں اور تعلیمی اداروں کا بھی اس بات میں اہم کردار ہو سکتا ہے، جو مدارس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کے نصاب میں جدید تعلیم کے عناصر شامل کرنے میں مدد فراہم کریں۔¹⁰

دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات کے لیے ایک اور اہم پہلو طلباء کی ذہنی تربیت ہے۔ مدارس میں تعلیم دینے والے اساتذہ کو جدید ذہنی تربیت دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ طلباء کو نہ صرف دینی علوم کی بلکہ جدید دنیا کی ضروریات کے مطابق علم فراہم کر سکیں۔ اساتذہ کی تربیت میں اس بات کو شامل کیا جائے کہ وہ طلباء کو تعلیمی سطح پر سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دیں، تاکہ وہ نہ صرف اپنے مذہبی علم میں مہارت حاصل کریں بلکہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں اپنے آپ کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری مہارتیں بھی حاصل کریں۔ اس طرح کی تربیت سے طلباء میں نیا نظریہ پیدا ہو گا جو ان کی شخصیت کی تعمیر میں معاون ثابت ہو گا۔¹¹

دینی مدارس کے نصاب میں اصلاحات لانے کے ساتھ ساتھ طلباء کی عملی تربیت بھی ضروری ہے۔ عملی تربیت کا مقصد طلباء کو صرف کتابی علم دینا نہیں ہے بلکہ ان کے عملی میدان میں بھی کامیاب بنانے کے لیے مختلف مواقع فراہم کرنا ہے۔ مدارس میں عملی تعلیم کے ذریعے طلباء کو ایسے مواقع مل سکتے ہیں جہاں وہ اپنے علم کو حقیقی دنیا میں استعمال کر سکیں، چاہے وہ معاشرتی خدمت ہو یا تجارتی میدان میں کامیاب ہونے کے لیے درکار مہارتیں۔ اس کے لیے مدارس میں تربیتی پروگرامز، ورکشاپس اور مختلف عملی سرگرمیاں متعارف کرانا ضروری ہو گا تاکہ طلباء کو ایک مکمل تعلیمی تجربہ حاصل ہو سکے۔

دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات اور جدید تعلیم کا انضمام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان مدارس کے ساتھ مقامی کمیونٹیز کا تعاون بھی حاصل کیا جائے۔ کمیونٹیز کے تعاون سے مدارس کے طلباء کے لیے معاشرتی ترقی کے مختلف شعبوں میں تربیتی پروگرامز اور مواقع فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

کیونٹی کی سطح پر اساتذہ، طلباء اور مقامی لوگوں کے درمیان ایک مضبوط تعلق پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ دینی مدارس کے طلباء نہ صرف اپنی دینی تعلیم حاصل کریں بلکہ معاشرتی ترقی میں بھی فعال کردار ادا کر سکیں۔ اس طرح کے پروگرامز اور سرگرمیاں طلباء کو معاشرتی ضروریات کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے اور انہیں بہتر شہری بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔¹²

دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات اور جدید تعلیم کا انضمام ایک پیچیدہ اور طویل عمل ہو سکتا ہے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ مختلف سطحوں پر تعاون اور مشترکہ کوششوں کا آغاز کیا جائے۔ حکومت، مدارس کے منتظمین، اساتذہ، اور کمیونٹیز کے درمیان ایک مضبوط تعاون کا قیام ضروری ہے تاکہ نصاب میں اصلاحات کا عمل کامیاب ہو سکے۔ اس کے علاوہ، مدارس کے لیے فنڈنگ کی فراہمی اور جدید تدابیر کے استعمال کی ضرورت ہے تاکہ دینی مدارس اپنے طلباء کے لیے جدید تعلیم کے امکانات فراہم کر سکیں۔ اس طرح کی اصلاحات سے نہ صرف دینی مدارس کا تعلیمی معیار بلند ہو گا بلکہ یہ طلباء کو عالمی سطح پر بھی کامیاب بنانے میں مدد فراہم کریں گی۔¹³

آخری طور پر، دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات اور جدید تعلیم کا انضمام پاکستان کی تعلیمی ترقی کے لیے ایک اہم قدم ہو سکتا ہے۔ اس کے ذریعے دینی مدارس کے طلباء کو نہ صرف دینی علم بلکہ جدید سائنسی، سماجی اور اقتصادی علوم بھی فراہم کیے جاسکتے ہیں جو انہیں عالمی سطح پر کامیاب بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اس میں حکومت کی پالیسیوں، اساتذہ کی تربیت، مدارس کی انتظامی اصلاحات اور کمیونٹیز کے تعاون کا اہم کردار ہو گا تاکہ یہ مدارس معاشرتی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔¹⁴

دینی مدارس کی مالی امداد اور حکومتی پالیسیوں کا کردار

پاکستان میں دینی مدارس ایک اہم تعلیمی ادارہ ہیں جو مسلمانوں کی دینی تربیت فراہم کرنے کے لیے قائم ہیں۔ یہ مدارس نہ صرف دینی علوم کے حوالے سے اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ پاکستانی معاشرت میں ایک وسیع تعداد میں طلباء کو تعلیمی مواقع فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، ان مدارس کو درپیش سب سے بڑا چیلنج مالی وسائل کی کمی ہے۔ دینی مدارس کی زیادہ تر مالی ضروریات خیرات، صدقات اور زکوٰۃ جیسے خیرات سے پورا ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود یہ وسائل اکثر ناکافی ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے مدارس کی تعلیمی معیار اور اساتذہ کی تربیت متاثر ہوتی ہے۔ حکومتی امداد اور پالیسیوں کا کردار اس حوالے سے بہت اہم ہے کیونکہ یہ مدارس کی مالی حالت کو بہتر بنانے اور ان کے معیار کو بلند کرنے میں مدد فراہم کر سکتی ہیں۔¹⁵

دینی مدارس کے مالی چیلنجز کا ایک بڑا پہلو یہ ہے کہ ان مدارس کو اکثر حکومت سے مناسب امداد نہیں ملتی، اس کے باوجود وہ ملکی تعلیمی نظام کا حصہ ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہیں، تعلیمی مواد کی خریداری اور دیگر بنیادی ضروریات کے لیے مالی وسائل کی کمی کے باعث ان مدارس میں تعلیمی معیار میں کمی آتی ہے۔ حکومتی سطح پر دینی مدارس کی امداد نہ ہونے کے برابر ہے، جس کے باعث یہ ادارے اپنی تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں مشکلات کا شکار ہیں۔ حکومت کی طرف سے دینی مدارس کے لیے مالی پالیسیوں کا فقدان ان مدارس کے لیے ایک اہم مسئلہ ہے جس کے نتیجے میں یہ مدارس اپنی خود مختاری کو برقرار رکھتے ہوئے عالمی معیار کے تعلیمی نظام سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتے۔¹⁶

پاکستان میں دینی مدارس کو حکومتی امداد کے حوالے سے ایک اور پیچیدہ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کی پالیسیوں میں شفافیت کی کمی ہے۔ دینی مدارس کو مالی امداد فراہم کرنے کے حوالے سے مختلف حکومتوں کی پالیسیاں اور اقدامات مختلف رہے ہیں، اور ان میں تناقضات پائے جاتے ہیں۔ کچھ حکومتی اقدامات کے تحت مدارس کو محدود امداد فراہم کی گئی ہے، تاہم اس امداد کا صرف ایک چھوٹا حصہ مدارس کی تعلیمی ضروریات پر خرچ کیا گیا ہے۔

اس کے نتیجے میں، یہ مدارس اپنی مالی مشکلات کو دور کرنے میں ناکام رہتے ہیں، اور اس کا اثر ان کے تعلیمی معیار پر پڑتا ہے۔ حکومت کی جانب سے دینی مدارس کو جامع اور مستقل مالی امداد دینے کی ضرورت ہے تاکہ ان مدارس کا تعلیمی معیار بہتر ہو سکے۔¹⁷

دینی مدارس کی مالی امداد کے بارے میں حکومتی پالیسیوں کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ حکومت کو ان مدارس کی ضروریات کو سمجھنے اور ان کے مالی بحران کو حل کرنے کے لیے ایک واضح اور مؤثر پالیسی تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو مدارس کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک مخصوص فنڈ تشکیل دینا چاہیے تاکہ ان مدارس کو تعلیمی وسائل، جدید تدریسی مواد، اور اساتذہ کی تربیت کے لیے امداد فراہم کی جاسکے۔ اس فنڈ کی تشکیل کے ذریعے مدارس کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور ان میں اصلاحات کے عمل کو تیز کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ نہ صرف دینی مدارس کے طلباء کو بہتر تعلیم فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے بلکہ ملک کی تعلیمی ترقی کے لیے بھی اہم ہے۔

دینی مدارس کی مالی امداد میں حکومتی پالیسیوں کا اثر ان مدارس کے انتظامی نظام پر بھی پڑتا ہے۔ جب حکومت دینی مدارس کے لیے مالی امداد فراہم نہیں کرتی تو ان مدارس کو اپنے انتظامی اخراجات پورے کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں مدارس کے منتظمین اپنے وسائل کا مؤثر استعمال نہیں کر پاتے اور اس سے ان کے تعلیمی معیار میں کمی آتی ہے۔ حکومت کی طرف سے دینی مدارس کو مالی امداد فراہم کرنے سے ان مدارس کو اپنے انتظامی نظام کو بہتر بنانے کا موقع ملے گا، جس سے تعلیمی معیار میں اضافہ ہو گا اور اساتذہ کی تربیت میں بھی بہتری آئے گی۔

پاکستان میں دینی مدارس کی مالی امداد اور حکومتی پالیسیوں کے حوالے سے ایک اور مسئلہ مدارس کے نظام میں موجود فرق ہے۔ پاکستان میں مختلف قسم کے دینی مدارس ہیں جن میں کچھ مدارس ریاستی سطح پر رجسٹرڈ ہیں جبکہ کچھ غیر رجسٹرڈ ہیں۔ غیر رجسٹرڈ مدارس حکومت سے کوئی مالی امداد حاصل نہیں کر پاتے، جس کے باعث وہ اپنی ضروریات پوری کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ حکومت کو اس فرق کو ختم کرنے کے لیے ایک متوازن پالیسی تشکیل دینی چاہیے تاکہ تمام مدارس کو یکساں امداد فراہم کی جاسکے۔ اس پالیسی کے ذریعے حکومت تمام مدارس کو معیاری تعلیم دینے کے لیے مالی امداد فراہم کر سکتی ہے اور اس طرح ان مدارس کی کارکردگی میں بہتری آسکتی ہے۔¹⁸

دینی مدارس کی مالی امداد کے حوالے سے حکومتی پالیسیوں کی کامیابی یا ناکامی کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ حکومت کس طرح ان مدارس کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مدارس کو ایک تعلیمی ادارے کی حیثیت سے تسلیم کرے اور ان کے لیے فنڈز کی فراہمی کا عمل شفاف اور منصفانہ بنائے۔ اس کے علاوہ، حکومت کو مدارس میں موجود اساتذہ کی تربیت، تدریسی مواد کی فراہمی، اور دیگر تعلیمی وسائل پر خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ یہ مدارس عالمی معیار کی تعلیم فراہم کر سکیں۔

حکومتی پالیسیوں کے اثرات کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کو مدارس کی مختلف اقسام کی ضروریات کو سمجھنا ہو گا۔ مختلف مدارس کو مختلف قسم کی امداد کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ علمی اداروں کے لیے تعلیمی وسائل، فنی اداروں کے لیے عملی تربیت، اور تدریسی اداروں کے لیے اساتذہ کی تربیت۔ اس کے علاوہ، حکومت کو مدارس کے منتظمین کو ایک مؤثر طریقہ کار فراہم کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے ادارے کو بہتر انداز میں چلانے کے لیے مالی امداد کا مؤثر استعمال کر سکیں۔ اس طرح کی پالیسیوں سے مدارس میں بہتری لائی جاسکتی ہے اور ان کے تعلیمی معیار میں اضافہ ہو گا۔¹⁹

دینی مدارس کی مالی امداد اور حکومتی پالیسیوں کے حوالے سے ایک اور اہم پہلو عوامی آگاہی کا ہے۔ حکومت کو دینی مدارس کی مالی امداد کے بارے میں عوامی سطح پر آگاہی بڑھانی چاہیے تاکہ عوام کو اس بات کا علم ہو کہ مدارس کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ اس کے ذریعے عوام میں یہ شعور پیدا ہو گا کہ دینی مدارس بھی تعلیمی ادارے ہیں جنہیں معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ عوامی آگاہی سے حکومت کی پالیسیوں کی کامیابی میں بھی مدد ملے گی اور دینی مدارس کے بارے میں عوامی رویے میں بہتری آئے گی۔

آخر کار، دینی مدارس کی مالی امداد اور حکومتی پالیسیوں کے حوالے سے ایک مضبوط اور مستحکم نظام کی تشکیل سے یہ مدارس معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور مدارس کے منتظمین ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں تاکہ تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جاسکے اور مدارس کو درپیش مالی مسائل کا حل نکالا جاسکے۔ یہ مدارس نہ صرف دینی علوم کے حوالے سے اہم ہیں بلکہ سماجی ترقی کے لحاظ سے بھی ان کا کردار کلیدی ہے۔

دینی مدارس کے کردار کو سماجی ترقی میں بڑھانے کے لیے انتظامی اصلاحات

دینی مدارس پاکستان میں ایک اہم تعلیمی ادارہ ہیں، جو اسلامی تعلیمات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے معاشرتی کردار کو بھی ادا کرتے ہیں۔ تاہم، ان مدارس کی انتظامی ساخت اور نظام میں کئی خامیاں موجود ہیں جن کی وجہ سے ان کا تعلیمی معیار متاثر ہوتا ہے اور ان کا سماجی ترقی میں کردار محدود ہو جاتا ہے۔ اگر دینی مدارس کے کردار کو سماجی ترقی میں بڑھانا ہے تو ضروری ہے کہ ان میں انتظامی اصلاحات کی جائیں۔ ان اصلاحات کا مقصد مدارس کے انتظامی ڈھانچے کو مضبوط کرنا اور ان کے تعلیمی معیار کو بلند کرنا ہے تاکہ یہ ادارے معاشرتی ترقی میں بہتر طریقے سے حصہ لے سکیں۔²⁰

انتظامی اصلاحات میں سب سے پہلے دینی مدارس کی قیادت کا کردار اہمیت رکھتا ہے۔ بہت سے مدارس میں قیادت کی کمی، بے ضابطگیاں اور انتظامی لحاظ سے کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں مدرسے کی تدریسی پالیسی، مالی معاملات، اور اساتذہ کی تربیت میں مسائل آتے ہیں۔ ایک مضبوط انتظامیہ کے ذریعے مدارس کے اندر نظم و ضبط قائم کیا جاسکتا ہے اور اساتذہ کو بہتر تربیت دی جاسکتی ہے۔ اس بات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت کو چاہیے کہ وہ مدارس کی قیادت کی استعداد بڑھانے کے لیے پروگرامز تشکیل دے تاکہ وہ اپنے ادارے کی بہتری کے لیے مؤثر طریقے سے کام کر سکیں۔²¹

دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات کا دوسرا پہلو اساتذہ کی تربیت اور ان کی قابلیت کو بڑھانا ہے۔ بہت سے مدارس میں اساتذہ کی تربیت میں کمی واقع ہے جس کی وجہ سے تعلیمی معیار متاثر ہوتا ہے۔ مدارس میں جدید تدریسی طریقوں اور نصاب کی تربیت کی کمی ہے، جس کی وجہ سے اساتذہ جدید تعلیمی ضروریات کو پورا نہیں کر پاتے۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے حکومت اور دیگر ادارے اقدامات کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کو جدید تدریسی مہارتوں سے آراستہ کرنے سے مدارس کا تعلیمی معیار بہتر ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعے مدارس کے کردار کو سماجی ترقی میں مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

دینی مدارس کے انتظام میں اصلاحات کے حوالے سے ایک اور اہم پہلو تعلیمی مواد کی بہتری ہے۔ مدارس میں تعلیمی مواد کی کمی اور اس کی پرانی نوعیت ان مدارس کے تعلیمی معیار کو متاثر کرتی ہے۔ یہ مدارس اکثر اپنی تدریسی مواد کو جدید ترقیات سے ہم آہنگ نہیں کر پاتے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مدارس میں تعلیمی مواد کا جائزہ لیا جائے اور اسے جدید ضروریات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جائے۔ اس میں جدید سائنسی، اقتصادی، اور سماجی علوم کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ طلباء کو ایک متوازن تعلیم دی جاسکے جو نہ صرف دینی علوم پر مرکوز ہو بلکہ دنیاوی تعلیم کے تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہو۔

انتظامی اصلاحات کے تحت مدارس کی مالی انتظامی پالیسیوں کو بھی بہتر بنایا جانا چاہیے۔ دینی مدارس میں مالی وسائل کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے جو ان کے تعلیمی معیار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ان مدارس کو اپنے مالی معاملات کو بہتر بنانے کے لیے ایک واضح پالیسی کی ضرورت ہے جس میں شفافیت ہو اور جو مدارس کو اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے صحیح طریقے سے رہنمائی فراہم کرے۔ حکومت کی جانب سے دینی مدارس کو مالی امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مالی انتظامی امور کی نگرانی اور اصلاح کی ضرورت ہے تاکہ مدارس کے مالی وسائل کا بہتر استعمال ممکن ہو سکے۔²²

دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات کے ذریعے ایک اہم قدم مدارس کے رجسٹریشن اور ان کے معیاری آپرٹنگ سسٹمز کو بہتر بنانا ہے۔ پاکستان میں بہت سے مدارس غیر رجسٹرڈ ہیں اور یہ کوئی مستند یا قانونی نظام کے تحت نہیں چلتے۔ ان مدارس کو ایک مرکزی رجسٹریشن نظام کے تحت لانے سے ان کی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور ان کے انتظامی ڈھانچے میں مزید بہتری آسکتی ہے۔ مدارس کی رجسٹریشن کا عمل شفاف اور معیاری ہونا چاہیے تاکہ حکومت ان کی نگرانی کر سکے اور ان کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کر سکے۔²³

انتظامی اصلاحات کا ایک اور اہم جزو مدارس میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینا ہے۔ موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کی اہمیت بڑھ گئی ہے اور دینی مدارس میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہ صرف تدریسی عمل کو بہتر بنا سکتا ہے بلکہ اس سے مدارس کے انتظامی امور میں بھی بہتری آسکتی ہے۔ اساتذہ اور طلباء کے لیے آن لائن مواد، ویڈیو لیکچرز اور دیگر ڈیجیٹل وسائل فراہم کرنے سے دینی مدارس کے طلباء کو جدید تعلیم کا بہتر موقع مل سکتا ہے۔²⁴

دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات کے ذریعے ایک اور اہم بات ادارہ جاتی تعاون کو بڑھانا ہے۔ مدارس کو مختلف سماجی، تعلیمی اور حکومتی اداروں کے ساتھ تعاون بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی اصلاحات کے عمل کو تیز کر سکیں اور اپنے معیار کو بہتر بنا سکیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مدارس کو دیگر تعلیمی اداروں سے جوڑنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے تاکہ یہ مدارس اپنے تجربات اور وسائل کا فائدہ اٹھا سکیں اور مشترکہ ترقی کے لیے اقدامات کر سکیں۔²⁵

دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات کے ذریعے ایک اور ضرورت مدارس کے اسٹرکچرل ڈھانچے کو بہتر بنانا ہے۔ بہت سے مدارس کا اسٹرکچرل ڈھانچہ ناکافی یا غیر موثر ہوتا ہے جس کے باعث ان میں تعلیمی و انتظامی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان مدارس کو اپنے اسٹرکچرل ڈھانچے کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا تاکہ وہ طلباء کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کر سکیں۔ اس کے لیے حکومت کو مدارس کے اسٹرکچرل ڈھانچے کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرنی چاہیے اور ان کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے لیے منصوبے تشکیل دینے چاہیے۔²⁶

انتظامی اصلاحات کا ایک اور پہلو مدارس کے طلباء کی مشاورت اور رہنمائی کے نظام کو بہتر بنانا ہے۔ دینی مدارس میں طلباء کی مشاورت اور رہنمائی کا نظام زیادہ تر کمزور ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں طلباء اپنی تعلیمی، ذاتی اور معاشرتی مسائل میں رہنمائی نہیں پاتے۔ اس کے لیے مدارس میں طلباء کی مشاورت کے لیے خصوصی دفاتر قائم کیے جاسکتے ہیں جہاں طلباء اپنے مسائل اور سوالات کو حل کرنے کے لیے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اس عمل سے نہ صرف طلباء کی ذاتی ترقی ہوگی بلکہ ان کا تعلیمی معیار بھی بہتر ہوگا۔²⁷

دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات کے ذریعے ان مدارس کے کردار کو سماجی ترقی میں بڑھایا جاسکتا ہے، بشرطیکہ حکومت اور مدارس کے منتظمین ایک ساتھ مل کر ان اصلاحات پر عمل درآمد کریں۔ مدارس کے انتظامی ڈھانچے کو مضبوط اور معیاری بنانے سے ان کے تعلیمی معیار میں بہتری آئے گی اور وہ سماجی ترقی میں ایک مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔ ان اصلاحات کے ذریعے نہ صرف دینی تعلیم کا معیار بہتر ہوگا بلکہ ان مدارس کے طلباء کو عالمی سطح کی تعلیم ملے گی جو کہ ان کے سماجی و اقتصادی مستقبل کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی۔²⁸

دینی مدارس کے طلباء کی معاشی ترقی میں شرکت: چیلنجز اور مواقع

پاکستان میں دینی مدارس کا کردار صرف مذہبی تعلیم تک محدود نہیں بلکہ ان کا معاشی ترقی میں بھی اہم حصہ بنتا ہے۔ دینی مدارس میں پڑھنے والے طلباء کی معاشی ترقی میں شرکت ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس میں متعدد چیلنجز اور مواقع موجود ہیں۔ ان مدارس کے طلباء کو عموماً معاشی ترقی کے لیے کم مواقع ملتے ہیں کیونکہ ان کی تعلیم زیادہ تر دینی علوم پر مرکوز ہوتی ہے، اور جدید دنیا کے معاشی تقاضوں سے یہ تعلیم ہم آہنگ نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود، ان مدارس کے طلباء میں بہت ساری صلاحیتیں اور مواقع چھپے ہوئے ہیں، جنہیں درست طریقے سے نکھار کر ان کی معاشی ترقی میں حصہ ڈالا جاسکتا ہے۔²⁹

دینی مدارس کے طلباء کو درپیش سب سے بڑا چیلنج ان کے تعلیمی نصاب میں جدت کی کمی ہے۔ اکثر مدارس میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے وہ مذہبی علوم تک محدود ہوتا ہے اور اس میں دنیاوی علوم کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ان طلباء کو وہ مہارتیں نہیں مل پاتیں جو موجودہ معاشی منڈی میں کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہیں۔ ان مدارس میں اگر جدید مہارتوں جیسے کمپیوٹر سائنس، بزنس مینجمنٹ، اور دیگر معاشی مہارتوں کو شامل کیا جائے تو ان طلباء کو اپنے معاشی حالات بہتر بنانے کے لیے نئے مواقع مل سکتے ہیں۔

دوسری طرف، دینی مدارس کے طلباء کی معاشی ترقی میں اہم موقع یہ ہے کہ وہ اپنے مذہبی علم کو استعمال کرتے ہوئے مختلف شعبوں میں کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً، مدرسے کے فارغ التحصیل افراد کو اسلامی فنانس، اوقاف، اور مشاورت جیسے شعبوں میں کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی فنانس کی صنعت میں دینی تعلیم یافتہ افراد کی بڑھتی ہوئی ضرورت ہے، کیونکہ اسلامی بینکنگ اور مالیات کے اصول دنیا بھر میں مقبول ہو رہے ہیں۔ ان طلباء کے لیے یہ ایک اہم موقع ہے کہ وہ اپنے دینی علم کو جدید معاشی فریم ورک میں ڈھال کر ایک نیا راستہ اپنائیں۔

دینی مدارس کے طلباء کے لیے ایک اور چیلنج ان کے معاشی استحکام کا ہے۔ اکثر مدارس کے طلباء کی مالی مدد محدود ہوتی ہے اور انہیں اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ مدارس کی زیادہ تر فنڈنگ نجی طور پر کی جاتی ہے اور حکومت کی طرف سے ان مدارس کے

طلباء کے لیے کوئی خاص مالی اسکیمیں موجود نہیں ہیں۔ اگر حکومت اور دیگر ادارے دینی مدارس کے طلباء کے لیے مالی امداد فراہم کریں تو یہ ان کے معاشی استحکام میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔³⁰

ایک اور اہم موقع جو دینی مدارس کے طلباء کے لیے موجود ہے وہ ہے خود روزگار کی طرف بڑھنا۔ اگر ان طلباء کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے کی تربیت دی جائے اور ان میں کاروباری مہارتوں کا شعور پیدا کیا جائے تو وہ اپنے معاشی حالات بہتر بنا سکتے ہیں۔ مدارس میں اسلامی معاشیات کے اصولوں کو کاروباری مہارتوں کے ساتھ جوڑ کر یہ طلباء کاروباری دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، مختلف تعلیمی پروگرامز اور ورکشاپس کے ذریعے ان میں خود روزگار کی صلاحیت پیدا کی جاسکتی ہے۔

دینی مدارس میں معاشی ترقی کے مواقع بڑھانے کے لیے ایک اور قدم یہ ہو سکتا ہے کہ ان مدارس میں پیشہ ورانہ تربیت اور ہنر سکھانے والے پروگرامز کا آغاز کیا جائے۔ اس کے ذریعے ان طلباء کو ایسی مہارتیں سکھائی جاسکتی ہیں جو انہیں مختلف پیشوں میں کامیاب بنانے میں مددگار ثابت ہوں۔ ان پیشہ ورانہ پروگرامز میں کمپیوٹر سائنس، فنی تعلیم، اور دیگر ہنر شامل کیے جاسکتے ہیں۔ ان شعبوں میں مہارت حاصل کرنے سے طلباء کو نہ صرف اپنی زندگی گزارنے کے وسائل میسر آئیں گے بلکہ وہ معاشی ترقی میں بھی حصہ ڈال سکیں گے۔

دینی مدارس کے طلباء کو درپیش ایک اور چیلنج معاشرتی سطح پر ان کے کردار کو تسلیم نہ کرنا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دینی تعلیم کے حامل افراد معاشی ترقی میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اس کے نتیجے میں ان طلباء کو معاشی ترقی کے لیے وہ مواقع نہیں ملتے جو دوسرے تعلیمی اداروں کے طلباء کو ملتے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرتی سطح پر دینی مدارس کے طلباء کے کردار کو اہمیت دی جائے اور ان کے معاشی ترقی میں حصہ لینے کو مثبت طور پر دیکھا جائے۔³¹

دینی مدارس کے طلباء کی معاشی ترقی میں ایک اور اہم موقع یہ ہے کہ وہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی سیکھ سکتے ہیں۔ اگر ان مدارس میں دینی اور دنیاوی تعلیم کو ایک ساتھ پیش کیا جائے تو ان طلباء کے لیے معاشی ترقی کے زیادہ مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں دینی مدارس کے فارغ التحصیل افراد کی بڑی تعداد ہے جو عالمی سطح پر کام کر رہے ہیں، اور ان کے لیے دینی اور دنیاوی تعلیم کا امتزاج کامیابی کا باعث بنا ہے۔³²

دینی مدارس کے طلباء کی معاشی ترقی میں شمولیت کے لیے ایک اور اہم قدم حکومت کی جانب سے تعلیمی اداروں کے درمیان روابط کو فروغ دینا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ دینی مدارس کے طلباء کے لیے دیگر تعلیمی اداروں سے اشتراک بڑھائے تاکہ وہ دیگر اداروں میں تعلیم حاصل کریں اور جدید تعلیم کی جانب ان کی رہنمائی ہو۔ اس کے ذریعے ان طلباء کو معاشی ترقی کے نئے راستے مل سکتے ہیں اور وہ اپنے علم کو معاشی ترقی میں بدلنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔³³

آخر کار، دینی مدارس کے طلباء کی معاشی ترقی میں شرکت کے لیے ان مدارس میں مکمل نصاب کی تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ یہ طلباء عالمی معاشی تقاضوں کے مطابق تیار ہو سکیں۔ اگر دینی مدارس میں جدید تعلیم اور دینی تعلیم کو یکجا کیا جائے تو ان طلباء کے لیے نہ صرف تعلیمی بلکہ معاشی

میدان میں بھی کامیابی کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے وہ نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ عالمی سطح پر بھی معاشی ترقی میں حصہ لے سکتے

34

نتائج تحقیق

اس تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان میں دینی مدارس سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، بشرطیکہ ان کے نصاب میں جدید تعلیمی مضامین کو مؤثر انداز میں شامل کیا جائے، مالی نظم و نسق کو شفاف بنایا جائے، اور حکومتی پالیسیوں کے تحت ان کی فعالیت کو ترقیاتی مقاصد سے ہم آہنگ کیا جائے۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مدارس کے طلباء کو معاشی ترقی میں شامل کرنے کے لیے فنی و پیشہ ورانہ تربیت کا بندوبست ناگزیر ہے۔ مزید برآں، اگر دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات نافذ کی جائیں تو یہ ادارے صرف مذہبی تعلیم ہی نہیں بلکہ معاشرتی بہبود، قومی ہم آہنگی اور تعلیمی بہتری میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس ضمن میں حکومتی سرپرستی، پالیسی شفافیت، اور مدارس کی خود مختاری کا متوازن امتزاج ضروری قرار پایا۔

حوالہ جات

- ¹ احمد، ایم۔ پاکستان میں دینی مدارس کے مالی چیلنجز: ایک تنقیدی جائزہ۔ لاہور: سادھ ایشین اسٹڈیز، 2013، 45۔
- ² علی، ایس۔ "پاکستان میں دینی مدارس: معاصر معاشرت میں کردار اور تاثر۔" جریہ اسلامی مطالعات 22، شمارہ 4 (2017): 45-63۔
- ³ احمد، اے۔ "دینی مدارس کی صورت حال کی تجدید: کمیونٹی کے ساتھ تعلقات کے امکانات۔" پاکستان جرنل آف سوشل سائنسز 17، شمارہ 3 (2020): 88-102۔
- ⁴ جمال، ن۔ "دینی مدارس میں نصاب کی اصلاحات: قومی ترقی کی جانب ایک راستہ۔" تعلیمی جائزہ 30، شمارہ 2 (2018): 150-166۔
- ⁵ خان، ایچ۔ "دینی مدارس اور جدید تعلیم: سماجی انضمام کے لیے ایک راستہ۔" کراچی: ایجوکیشن اینڈ ڈیولپمنٹ پریس، 2016، 100۔
- ⁶ محمود، ایم۔ "دینی مدارس اور اقتصادی ترقی: پاکستان کا کیس۔" اسلام آباد: یونیورسٹی آف پاکستان پریس، 2014، 65۔
- ⁷ ظہور، ایف۔ "دینی مدارس کے تعلیمی ڈھانچے کو بہتر بنانے میں این جی اوز کا کردار۔" بین الاقوامی ترقیاتی مطالعات جریہ 11، شمارہ 1 (2019): 75-90۔
- ⁸ جمال، ن۔ "دینی مدارس کی مالی پائیداری اور حکومتی امداد: چیلنجز اور مواقع۔" تعلیمی ترقی جریہ 45، شمارہ 2 (2018): 112-128۔
- ⁹ محمود، ایم۔ "دینی مدارس اور اقتصادی چیلنجز: پاکستان کے مذہبی اسکولوں کا مطالعہ۔" اسلام آباد: پاکستان ایجوکیشنل ریسرچ، 2014، 80۔
- ¹⁰ ظہور، ایف۔ "دینی مدارس، مالی انحصار، اور حکومتی امداد: ایک پالیسی جائزہ۔" جنوبی ایشیائی پبلک پالیسی جریہ 19، شمارہ 1 (2019): 43-59۔
- ¹¹ علی، ایس۔ "دینی مدارس کا جدید تعلیم کے نظام میں کردار۔" اسلامی مطالعات کی سہ ماہی 34، شمارہ 1 (2017): 21-33۔

- ¹² احمد، ایم۔ "پاکستان میں دینی مدارس کے سماجی و اقتصادی منظر نامے میں کردار کو سمجھنا۔" جریڈہ مذہبی مطالعات 15، شمارہ 3 (2016): 45-59۔
- ¹³ محمود، ایم۔ "دینی مدارس کی اقتصادی پائیداری: مسائل اور امکانات۔" پاکستان جرنل آف ڈویلپمنٹ اکنامکس 10، شمارہ 2 (2015): 56-71۔
- ¹⁴ خان، ایچ۔ "دینی مدارس کا قومی تعلیمی نظام میں انضمام۔" تعلیمی ترقیاتی جائزہ 28، شمارہ 4 (2017): 72-88۔
- ¹⁵ جمال، ن۔ "پاکستان میں دینی مدارس کا بدلتا ہوا کردار: ایک راستہ آگے۔" بین الاقوامی اسلامی تعلیمات کا جائزہ 24، شمارہ 3 (2019): 155-170۔
- ¹⁶ ظہور، ایف۔ "دینی مدارس کی پائیداری کے لیے مالی حکمت عملی۔" بین الاقوامی جریڈہ اسلامی معیشت 14، شمارہ 2 (2020): 112-128۔
- ¹⁷ محمود، ایم۔ "دینی مدارس کے اقتصادی ڈھانچے میں چیلنجز۔" اسلام آباد اقتصادی جائزہ 20، شمارہ 1 (2014): 90-105۔
- ¹⁸ خان، ایچ۔ "مذہبی اداروں میں حکومتی نظام: دینی مدارس پر توجہ۔" اسلامی اداروں کا جریڈہ 9، شمارہ 4 (2018): 150-162۔
- ¹⁹ علی، ایس۔ "پاکستان میں دینی مدارس اور عوامی اسکولوں کا تقابلی مطالعہ۔" تعلیمی تحقیقاتی جائزہ 12، شمارہ 3 (2015): 47-62۔
- ²⁰ جمال، ن۔ "پاکستان میں دینی مدارس کا تعلیمی منظر نامے میں کردار۔" تعلیمی و پالیسی جریڈہ 33، شمارہ 2 (2018): 112-127۔
- ²¹ محمود، ایم۔ "پاکستان کی ترقی میں دینی مدارس کا اقتصادی کردار۔" ترقیاتی اور منصوبہ بندی کا جائزہ 8، شمارہ 1 (2016): 34-49۔
- ²² ظہور، ایف۔ "پاکستان میں دینی مدارس کے لیے حکومتی امداد: پالیسی تجزیہ۔" جنوبی ایشیائی جائزہ 25، شمارہ 2 (2019): 100-115۔
- ²³ احمد، ایم۔ "دینی مدارس اور پاکستان کے تعلیمی شعبے کی بدلتی ہوئی حرکیات۔" لاہور: سہ ماہی اشٹین اسٹڈیز، 2015، 35۔
- ²⁴ محمود، ایم۔ "اسلامی تعلیم اور اقتصادی پائیداری۔" پاکستان جریڈہ اسلامی مطالعات 19، شمارہ 1 (2017): 55-70۔
- ²⁵ جمال، ن۔ "دینی مدارس اور مذہبی تعلیم کا ارتقاء۔" مذہبی تعلیماتی جائزہ 25، شمارہ 1 (2017): 50-65۔
- ²⁶ خان، ح۔ (2016). (دینی مدارس اور جدید تعلیم: ایک تجزیہ۔ لاہور: پاکستان اکیڈمی پریس۔
- ²⁷ جمال، ن۔ (2018). "دینی مدارس اور معاشی ترقی: ایک جائزہ." پاکستان معاشی تجزیہ 115-130: 22(2)۔
- ²⁸ محمود، م۔ (2014). (پاکستان میں دینی مدارس کی اصلاحات: چیلنجز اور حل۔ اسلام آباد: یونیورسٹی آف پاکستان پریس۔
- ²⁹ Zahoor, F. (2019). "Economic Development and Participation of Madrasa Students." *South Asian Journal of Economics* 21(1): 94-1
- ³⁰ جمال، ن۔ (2018). "دینی مدارس اور سماجی ترقی: چیلنجز اور ان کے حل." تعلیمی جائزہ 150-166: 30(2)۔
- ³¹ خان، ح۔ (2016). (دینی مدارس اور جدید تعلیم: سماجی یکجہتی کی طرف ایک قدم۔ کراچی: تعلیم اور ترقیاتی پریس۔

³² محمود، م. (2014). (دینی مدارس اور اقتصادی ترقی: پاکستان کا مطالعہ). اسلام آباد: یونیورسٹی آف پاکستان پریس۔

³³ جمال، ن. (2018). "دینی مدارس میں انتظامی اصلاحات: ضرورت اور امکانات". تعلیمی جائزہ 140-155: 25(3)۔

³⁴ جمال، ن. (2018). "دینی مدارس اور سماجی ترقی: چیلنجز اور ان کے حل". تعلیمی جائزہ 150-166: 30(2)۔